نجات المسلمین



یعنی

گناہوں کا کفّارہ

جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایسی روحانی تدابیر جمع کی گئی ہیں کہ جن سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق اور اس کے راستے سہل ہوجاتے ہیں،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۰۶۱

طبع اوّل :
باہتمام : جلیل اشرف
طباعت : احمد پرنٹنگ کارپوریشن، کراچی

ملنے کے پتے :
دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم دارالعلوم کراچی ۱۴
ادارۃ القرآن دیپا سٹریٹ لسبیلہ کراچی ۵
بیت القرآن اردو بازار کراچی ۱

عرضِ مؤلّف

بعد الحمد والصلواۃ۔ مسلمانوں کی موجودہ بدحالی ومصائب پر نظر فرماکر سیدی و سندی مرشدی حضرت مجدد الملۃ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب قدس اللہ سرہ نے ایک رسالہ حیات المسلمین کے نام سے تصنیف فرمایا تھا جسمیں ایسے خاص ضروری اعمال جمع فرمائے ہیں کہ انکو مسلمانوں کی مصائب وآفات اور دینی ودنیوی بدحالی کے دور کرنے میں خاص اثر ودخل ہے۔ اس رسالہ کے شروع میں اسکا بھی تفصیلی ذکر ہے کہ یہ مصائب ہمارے گناہوں کیوجہ سے ہیں سو اسکا اصلی علاج تو گناہوں سے باز رہنا اور ان اعمال کو اختیار کرنا ہے جو رسالہ مذکورہ میں درج ہیں لیکن ظاہر ہے کہ آج کل گناہوں کے دریا ابل رہے ہیں اور ابتلاء عام ہے ان سے بچنے کی فکر وتدبیر کرتے کرتے بھی دیر ضرور لگے گی اور مصائب وآفات نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اس لئے احقر کو خیال آیا کہ بہت سے اعمال کے متعلق معتبر احادیث میں گناہوں کا کفارہ ہونا مذکور ہے اور وہ اعمال نہایت آسانی سے فوراً کئے جاسکتے ہیں اس لئے انکو اس رسالہ میں جمع کرکے اس کا نام عِلَاجِ الْخُطُوبِ بمکفرات الذنوب رکھا اور چونکہ اس کو بھی برکت وسہولت کے لئے حیات المسلمین کا ضمیمہ بنانا بہتر معلوم ہوا اسلئے اسکے مناسب نام نجات المسلمین بھی تجویز کیا۔

میں رسالہ کا ثواب اپنے مرشد حکیم الامت قدس سرہٗ اور اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کیلئے وقف کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ ان کی برکت سے اس رسالہ کو بھی مقبول اور نافع ومفید بنادیں۔ آمین۔

بندہ ضعیف محمد شفیع دیوبندی۔

عفا اللہ عنہ وعافاہ۔ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ ہجری

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ امّا بعد

حضرت حق سبحان تعالیٰ جس کی لاتعداد نعمتوں کی بارش ہر انسان پر ہر وقت ہر حال میں مبذول ہے اس کی رضا جوئی کی فکر اور ناراضی سے پرہیز انسان کیلئے ایک فطری امر ہے۔ اگر اطاعت پر کوئی ثواب اور نافرمانی پر کوئی عذاب بھی نہ ہوتا۔ جب بھی شریف انسان کا فرض تھا کہ اپنے منعم حقیقی اور محسن مطلق کی نافرمانی اور ناراضی سے ڈرتا اور بچتا۔ اور جب کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی بلکہ ہر مذہب و ملت کے متفقہ اقرار و تسلیم سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اللہ جل ذکرہ کی نافرمانی پر عذاب شدید اور فرمانبرداری پر ثواب عظیم ملنے والا ہے۔ تو ہر عاقبت اندیش کو مرضیاتِ خداوندی کا اتباع اور نافرمانی سے اجتناب اور بھی ضروری ہو گیا۔ اور تمام آسمانی کتابوں خصوصاً قرآن کریم نے یہ بھی بتلا دیا کہ اس دنیا میں بھی عموماً جو مصائب اور پریشانیاں انسان کو پہنچتی ہیں وہ اکثر اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

وما اصابکم من مصیبۃ فبما	اور وہ مصیبت جو تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال
کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر	بد کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

انسان ضعیف البنیان جو دنیا کی چند روزہ ہلکی مصیبت و تکلیف کو بھی برداشت نہیں کر سکتا آخرت کی دائمی اور سخت مصیبت کو کیسے برداشت کر سکے گا۔

کذالک العذاب ولعذاب الآخرۃ	ایسا ہی ہوتا ہے عذاب اور بیشک عذاب آخرت

اکبر لو کانوا یعلمون ۔	اس سے بڑا ہے کاش وہ سمجھتے ۔

اس لئے انسان پر لازم ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانیوں اور گناہوں سے بچنے کی فکر کو اپنی زندگی کا بڑا مقصد قرار دے ۔

اولؔ اس لئے کہ منعم حقیقی کا حق یہی ہے ثانیاً اس لئے کہ اس کی خلاف ورزی پر آخرت میں ناقابلِ برداشت مصائب و تکالیف کا سامنا ہوگا ۔ اور اس وقت اس کا کوئی علاج اس کے بس میں نہ ہوگا ۔ ثالثاً اسلئے کہ دنیا کی زندگی بھی چین و آرام کے ساتھ اسی پر موقوف ہے اس کی خلاف[1] ورزی سے دنیا میں بھی طرح طرح کے مصائب و آفات میں مبتلا رہنا پڑتا ہے ۔ ہر چند کہ اصل فکر عذاب آخرت کی چاہیئے کہ وہ شدید بھی ہے اور مدید بھی لیکن انسان عجلت پسند ہے فوری سامنے آنے والے مصائب کو اگرچہ وہ ہلکے ہوں یا زیادہ سخت سمجھتا ہے ۔ اور پروردگار عالم نے دنیا کے مصائب و تکالیف میں یہ راز بھی مضمر رکھا ہے کہ غافل انسان جو عقل و دانش اور تعلیم انبیاء سے بیدار نہ ہو اس کو ان مصائب کے تھپیڑوں سے جگایا جائے کہ وہ اپنی ناشائستہ حرکتوں سے باز آجائے ۔ اور اپنے مالک حقیقی کو پہچانے اس سے ڈرے ۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ	ہم لوگوں کو کچھ عذاب قریب (دنیا میں) چکھا دیتے ہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے تاکہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ۔

[1] اس پر شبہ نہ کیا جائے کہ دنیا کے مصائب تو انبیاء و اولیاء پر بھی آتے ہیں کیونکہ انکے مصائب اور عام لوگوں کی آفات و مصائب میں بڑا فرق ہے ۔ صورۃً مصائب ہوتے ہیں حقیقتاً نہیں ہوتے اس کی پوری توضیح مقدمہ حیاۃ المسلمین میں لکھدی گئی ہے ۔ : محمد شفیع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آج کل مسلمانوں کی کشتی جن مصائب کے طوفان میں زیر وزبر ہوتی چل رہی ہے وہ کسی ذی ہوش سے مخفی نہیں۔

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

بالخصوص اس وقت ۱۳۶۶ھ ہجری اور ۱۹۴۷ء عیسوی میں ہندوستان کے اندر جو انقلاب سلطنت اول آئینی رنگ میں نمودار ہوا پھر اس نے غیر آئینی صورت اختیار کر کے مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے وہ ضبط تحریر میں نہیں آسکتے اسوقت ہندوستان کی زمین لاکھوں مسلمانوں کے خونِ ناحق سے رنگین ہے اور لاکھوں عورتیں، بچے، بوڑھے، خانماں برباد پھر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت و عافیت کی ظاہری تدبیریں سب منقطع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل ورحمت سے کوئی لطیفۂ غیبی ظاہر فرمادیں تو یہ اس کا نام لینے والے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

وَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ؕ

ان حالات و آفات کیوجہ سے دل میں آیا کہ مسلمانوں کو ان کے مصائب کے اصلی¹ اور بے خطر علاج کی طرف پھر توجہ دلائی جاوے جس کا مفید و مؤثر ہونا یقینی اور ہزاروں مرتبہ کا تجربہ کیا ہوا ہے۔

---

¹ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے تحفظ کا ظاہری سامان نہ کیا جائے یا اسمیں غفلت برتی جائے کیونکہ سامان تحفظ مہیا کرنا خود ایک شرعی حکم اور دائمی علاج کا ایک جزو ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ محض ظاہری تدبیروں پر اعتماد نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ اس اصلی اور بے خطر تدبیر سے بھی غافل نہ ہو۔ ۱۲ منہ۔

مسلمانوں کے مصائب کا اصلی علاج

جب کہ قرآن وحدیث کی سینکڑوں نصوص سے ثابت ہے کہ مسلمانوں پر دنیا میں جو بھی مصائب آتے ہیں وہ عموماً ان کے گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں تو انکے درد کا اصلی علاج واضح ہو گیا کہ سابقہ گناہوں پر ندامت اور توبہ واستغفار اور آئندہ کیلئے ان کے ترک کا پختہ ارادہ اور اس کے موافق عمل شروع کر دینا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شریعت اسلام کی سہولت کا ایک نمونہ۔ آج کل کفّار وفجّار کی کثرت اور دنیا کی حکومت اور عام کاروبار پر ان کے تسلّط نے عالم کی فضا کو اہل دین ودیانت کے لئے ایسا ناسازگار بنا دیا ہے کہ الامان الحفیظ۔ اسی کو احقر نے اپنے چند اشعار میں لکھا تھا۔

آزاد ہے اس دور میں ہر مجرم وعاصی ❋ محبوس ہے دیندار رہ اہل تقیٰ بند
تھیٹر ہیں، سینما ہیں، نئی ہے نمائش ❋ بازار کھلے ان کے ہوئی راہ ہدیٰ بند

رشوت، سود، جھوٹ، فریب، ظلم وجور، گویا ضروریات زندگی میں شامل ہو گئے یہاں تک کہ بہت سے مسلمان اپنے آپ کو ان چیزوں میں مجبور ومعذور سمجھ کر ندارک سے بھی بے فکر ہو گئے وہ سمجھنے لگے کہ گناہوں سے توبہ دنیا کی زندگی کو اپنے اور اپنے اہل وعیال پر ختم کر دینے کے مترادف ہے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں۔ اوّل تو حق تعالیٰ نے رزق کے اس قدر بے شمار دروازے کھولے ہیں کہ ڈھونڈنے والے کو آج بھی حلال روزی مل سکتی ہے۔ زائد سے زائد یہ ہے کہ کچھ مشکلات کا مقابلہ یا کچھ

خواہشات نفسانی میں کمی کرنا پڑے سو عذاب آخرت اور مصائب دنیا کے مقابلہ میں یہ کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً حق تعالےٰ کی رحمت عامہ اور شریعتِ اسلامیہ کی سہولت قربان جانے کے قابل ہے جو شخص کسی مجبوری کے سبب کسی گناہ میں مبتلا ہے مگر اپنے فعل پر نادم اور اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے اور اس سے نکلنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے وہ بھی امید ہے کہ توبہ کرنے والوں میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ گذشتہ گناہوں کے تدارک اور آئندہ سے اجتناب کے لئے کسی وقت ہمت نہ ہارے جس قدر کوشش[لہ] ممکن ہو اس کو فوراً شروع کر دے۔ رحمۃ للعالمین سید الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے کچھ روحانی تدبیریں بھی بتلائی ہیں۔ جن سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور توبہ قبول ہوتی ہے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق اور اس کے راستے سہل ہوجاتے ہیں۔

اس مختصر رسالہ میں اس بندہ گناہ گار نے اُن تدبیروں اور اعمال کو جمع کر دیا ہے جن کو معتبر احادیث میں سابقہ گناہوں کا کفارہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بتلایا ہے۔

لہ کم از کم ان بے لذت گناہوں کو تو فوراً چھوڑ دے جن میں محض غفلت یا بے فکری سے مبتلا ہے نہ کوئی دنیاوی مفاد ان سے متعلق ہے نہ ان میں کوئی لذت و فائدہ ہے ایسے گناہوں کی فہرست احقر نے ایک مستقل رسالہ میں بنام گناہ بے لذت مع فہرست گناہ صغیر و کبیرہ جمع کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی سے مل سکتی ہے۔

شیخ ابن العباس احمد النعمانی اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں کہ معاصی اور گناہوں کا دریا اُبل رہا ہے اور چاروں طرف سے اس کی موجوں نے لوگوں کو گھیر لیا ہے جس سے دامن بچا کر نکلنا بجز مخصوص اہل اللہ کے سخت دشوار ہو گیا ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ادائی فرائض و واجبات کے بعد مکفرات ذنوب کا خاص اہتمام کرے کیونکہ جو شخص گناہوں کے باوجود ان مکفرات ذنوب میں مشغول رہا اس کی مصیبت ہلکی ہو جائے گی اور وہ اس شخص سے بہتر رہے گا جو گناہوں میں مبتلا ہے اور مکفراتِ ذنوب کا اہتمام نہیں کرتا حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ یعنی نیک عمل گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جاوے تو اس کے بعد کوئی نیکی کر لو گناہ کے اثر کو مٹا دے گی ایسا شخص جو گناہوں میں مبتلا رہا ہو اور کفارات ذنوب میں بھی مشغول رہا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بیمار بد پرہیزی بھی کرتا ہے اور دوا بھی جاری رکھے کہ وہ اس سے غنیمت جو بد پرہیزی کرے اور دوا کا کوئی اہتمام نہ کرے یا زخم پر زخم کھاتا جائے اور مرہم کی کوئی فکر نہ کرے۔ بغرض علماء شریعت مشائخ طریقت نے اس زمانہ میں خاص طور پر اس کی ہدایت کی ہے کہ کفارات ذنوب کا ہر شخص کو اہتمام کرنا چاہیے اس لئے بہت سے علماء سلف و خلف نے ان اعمال کو جمع کرنے کا خاص اہتمام فرمایا ہے۔ حافظ الدنیا شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاریؒ نے ایک مستقل رسالہ بنام الخصال المکفرۃ عن الذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ تالیف فرمایا ہے۔ ان سے پہلے حافظ زکی الدین عبد العظیم منذری مصنف ترغیب و ترہیب نے ایک رسالہ اسی موضوع پر تصنیف

فرمایا۔ اور ان سے پہلے شیخ ابوبکر مروزی اور استاد امام نسائی نے ایک مستقل رسالہ لکھا۔ پھر شیخ ابوزید ابن خلیل اوزاعی نے ایک رسالہ بنام لبشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب تصنیف فرمایا۔ اسی طرح شیخ محمد بن حطاب شارح مختصر خلیل مالکی نے ایک رسالہ تفریج القلوب فی الخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب والآثام ہے احقر مؤلف کو اوّل الذکر اور آخر الذکر دو رسالے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ انہیں دو رسالوں کا خلاصہ احقر کے رسالہ کا متن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء مقبولین کی برکت سے اس رسالہ کو بھی مقبول و مفید فرمائیں اور اس سراپا گناہ کے لئے ذریعہ نجات و مغفرت بنادیں کہ عمر گرانمایہ کی ترسٹھ[1] منزلیں غفلت و نسیان اور اتباع ہوٰی و عصیان میں گذر چکی ہیں قویٰ اکثر ساقط ہو چکے ہیں۔ باقی آہستہ آہستہ جواب دے رہے ہیں منزل بعید ہے اور زاد راہ کچھ بھی نہیں۔ فلا ملجاء ولا منجاء من اللّٰہ الا الیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

العبد الضعیف محمد شفیع دیوبندی
عفا اللہ عنہ وعافاہ ۱۲ ذی القعدہ سنہ ۱۳۶۲ھ

---

[1] ماشاء اللہ حضرت مفتی صاحب کی عمر اس وقت ۷۵ سال سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض و برکات کو تادیر قائم رکھے آمین ناشر ۱۲۔

اگلے پچھلے گناہوں کی معافی پر ایک شبہ اور اس کا جواب

مکفراتِ ذنوب جن کا بیان آگے آتا ہے ان کے متعلق چند احادیث میں وارد ہوا ہے کہ فلاں فلاں عمل کرنے والے کے اگلے اور[1] پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے اور بعض اعمال میں ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کی معافی مذکور ہے اس پر ایک سرسری شبہ تو یہ ہوتا ہے کہ اگلے اور پچھلے گناہوں کی معافی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے جس کو قرآن کریم نے آپ کے خاص فضائل میں شمار کیا ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔	تاکہ بخش دے اللہ تیرے وہ گناہ جو پہلے ہیں اور بعد کے۔

لیکن اس کا جواب ظاہر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو گناہوں سے معصوم ہیں آپ تو کبھی گناہ کے قریب بھی نہیں گئے۔ اس لئے اس آیۃ کے معنی اس کے سوا نہیں ہوسکتے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اگلے اور پچھلے گناہوں سے معصوم کر دیا کہ آپ سے کوئی گناہ صادر ہی نہ ہوگا۔ اسی مضمون عصمت کو مغفرت کے عنوان سے تعبیر فرمایا گیا ہے جس میں ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے عصمت نہ ہوتی تو سب گناہوں سے محفوظ رہنا کسی کے بس کا کام نہیں تھا۔ اسلئے انبیاء علیہم السلام کو فضیلتِ عصمت عطا فرمانا ایسا ہی احسان عظیم ہے جیسے عامۂ مومنین کے گناہوں کی مغفرت (کذا فی شفاء الاسقام بزیادۃ)

[1] اگلے گناہ سے مراد سابقہ گناہ ہیں جو سرزد ہوچکے ہیں اور پچھلے گناہ سے مراد وہ گناہ ہیں جو بعد میں سرزد ہوں گے ۱۲ محمد شفیع

دوسرا شبہ اس جگہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے گناہ جو انسان سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی معافی کا مطلب تو ظاہر ہے لیکن پچھلے گناہ جو ابھی تک سرزد نہیں ہوئے بلکہ بعد میں سرزد ہونے والے ہیں ان کی معافی قبل از وقوع کیسی؟ اور شاید اسی بناء پر حافظ ابن تیمیہؒ نے ان سب روایات کو موضوع یا ضعیف ناقابل اعتبار قرار دیدیا جن میں پچھلے سال کی معافی مذکور ہے۔ مگر اہل تحقیق کے نزدیک ابن تیمیہؒ کا یہ کلام صحیح نہیں بلکہ اصحاب تنقید حفّاظ حدیث کے نزدیک ان روایات میں بعض صحیح اور بعض حسن ہیں چنانچہ حافظ منذری اور حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی وغیرہ ان روایات کی توثیق کر رہے ہیں اور بیہقی نے باوجود اس التزام کے کہ اپنی کتاب میں کوئی موضوع روایت نہ لاویں گے ان روایات کو ذکر کیا ہے نیز ابوداؤد کا التزام یہ ہے کہ صرف وہ روایات جمع کریں گے جو صالح للعمل ہوں انہوں نے بھی ان میں سے بعض روایات اپنی سنن میں درج کی ہیں۔

رہا اس شبہ کا جواب کہ پچھلے گناہ جو ابھی تک سرزد نہیں ہوئے ان کی معافی کی صورت کیا ہوگی سو اس کا جواب وہ کافی ہے جو حافظ ابن حجر عسقلانی نے بخاریؒ کی حدیث مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ کی شرح میں ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان کو کبائر سے محفوظ رکھیں گے یا یہ کہ ان سے کوئی گناہ سرزد ہو بھی جائے گا تو فوراً توبہ کی توفیق ہوگی جس سے گناہ بخشدیا جائے گا شیخ ابوالحسن ماوردی نے حدیث صوم عرفہ کے تحت میں اسی آخری جواب کو اختیار فرمایا ہے۔ کیونکہ صحابہ بدر میں جن کے متعلق حدیث میں پچھلے گناہوں کی معافی کی تصریح ہے انہیں سے بعض کا بعض

کبائر میں مبتلا ہوجانا ثابت ہے اس لئے یہ تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ان سے گناہ سرزد ہی نہ ہوگا بلکہ یہ کہا جائے گا کہ گناہ کے ساتھ توبہ کی توفیق اور ندامت کامل حاصل ہوگی جس سے گناہ کا اثر باقی نہ رہے گا (کذافی شفاء الاسقام) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

ف اب وہ اعمال ووظائف لکھے جاتے ہیں جو مکفرات ذنوب ہیں ان اعمال کو حضرات محدثین نے خصال اور خصلت کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔ احقر نے بھی ان کے اتباع کو باعث برکت سمجھ کر یہی عنوان رکھنا مناسب سمجھا۔ وَاللہ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

(۱) پہلی خصلت وضو کی پوری تکمیل

حدیث ۱ عن حُمران بن ابان مولی عثمان بن عفان رض قال دعا عثمان بن عفانؓ بوضوء فی لیلۃٍ باردۃ وھو یرید الخروج الی الصلوۃ فجئتہ بماءٍ فاکثر ترداد الماء علی وجھہ ویدیہ فقلت حسبك واسبغت الوضوء واللیلۃ شدیدۃ البرد فقال صُبّ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یُسبغ عبد الوضوء الا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر۔ (حدیث حسن ذکرہ المنذری فی الترغیب وقال رواہ البزار باسناد حسن۔ واخرجہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والحافظ ابوبکر المروزی والحافظ ابوبکر عبدالرزاق فی جامعہ (شفاء الاسقام) ترجمہ حضرت عثمان غنیؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے ایک سرد رات میں وضوء کا پانی مانگا کیونکہ انہیں نماز کے لئے جانا تھا میں پانی لایا آپ بار بار پانی اپنے چہرہ پر ڈالنے لگے تو میں نے عرض کیا بس کیجئے وضو کا فرض مکمل ہوچکا ہے۔ اور رات سخت سردی کی ہے آپ نے فرمایا (نہیں) تمام پانی ڈالو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا ہے جو بندہ وضو میں اسباغ (اتمام) کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیتا ہے یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے مگر اس میں پچھلے گناہوں کا ذکر نہیں۔

اسباغ کے معنی پوری طرح تکمیل کرنے کے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے فرائض اور سنن و آداب کی پوری رعایت کی جائے (مجمع البحار)

وضو کے فرائض وضو کے فرائض چار ہیں پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں طرف کان کی لو تک چہرہ اور کہنیوں سمیت ہاتھ ٹخنوں سمیت پیر دھونا اور کم از کم چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ان اعضاء میں ایک سوئی کے ناکہ کے برابر بھی خشک رہ گیا تو وہ شرعاً وضو نہیں نہ اس سے نماز جائز ہے (مراقی) اور سنن وضو اٹھارہ چیزیں ہیں جن کا ترک کرنا شرعاً مذموم اور گناہ ہے۔ (۱) ابتداء وضو میں دونوں ہاتھ پہنچو تک دھونا (۲) شروع وضو میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یا بِسْمِ اللّٰہِ العظیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علی دین الاسلام پڑھنا (۳) مسواک کرنا (۴) تین مرتبہ کلی کرنا (۵) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا (۶) داڑھی اگر گھنی ہو تو ہتھیلی میں پانی لے کر نیچے کی جانب سے اس میں خلال کرنا (۷) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا (۸) ہر عضو جس کا دھونا وضو میں فرض یا مسنون ہے اس کو تین مرتبہ دھونا (۹) سر کا مسح پورے سر پر کرنا (۱۰) کانوں کا مسح کرنا (۱۱) ہر عضو کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا (یعنی محض پانی بہانے پر اکتفا نہ کرے مل کر دھوئے) (۱۲) اعضاء وضو کو پے در پے دھوئے درمیان میں اتنی مہلت نہ لے کہ پہلے دھوئے ہوئے اعضاء مہلت کی وجہ سے خشک ہو جائیں۔

دگرمی کی شدت یا ہوا کی تیزی وغیرہ سے دھوئے ہوئے خشک ہوجائیں تو کوئی مضائقہ نہیں (۱۳) وضو کرتے وقت وضو کی نیت کرنا (خواہ محض دل میں یا زبان سے بھی کہہ لے میں وضو کی نیت کرتا ہوں (۱۴) ترتیب وار وضو کرنا یعنی پہلے ہاتھ پھر چہرہ پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔ اس ترتیب کے خلاف کرنا سنت کے خلاف اور سخت مذموم ہے (۱۵) ہر عضو کے دھونے میں داہنی جانب سے ابتدا کرنا (۱۶) ہاتھ پیروں کے دھونے میں انگلیوں کی طرف سے شروع کرنا (۱۷) سر کے مسح کو سامنے کے رخ سے شروع کرنا۔ (۱۸) گردن کا مسح کرنا (حلق کا مسح مسنون نہیں بلکہ بدعت ہے۔

آدابِ وضو جن کے بجالانے میں فضیلت اور بڑا ثواب ہے مگر نہ کرنیوالا بھی گناہ گار نہیں۔ یہ ہیں۔

(۱) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا تاکہ چھینٹا اڑ کر بدن اور کپڑوں پر نہ آوے (۲) قبلہ رخ ہو کر بیٹھے (۳) اعضائے وضو کو دھونے میں کسی خادم وغیرہ سے بلا ضرورت کام نہ لے بلکہ خود دھوئے (۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے۔ (۵) نیتِ وضو دل میں بھی کرے اور زبان سے بھی کہے کہ میں وضو کی نیت کرتا ہوں (۶) وضو کرتے وقت جو دعائیں[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین سے منقول

[1] کلی کرنے کے وقت اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ۔ ناک میں پانی ڈالنے کے وقت اللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ چہرہ دھوتے ہوئے اللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ داہنا ہاتھ دھوتے ہوئے اللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے اللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔

ہیں وہ پڑھے (۷) کانوں کے سوراخ میں کن انگلی ڈال کر مسح کرنا (۸) انگوٹھی اگر تنگ ہے تو اس کا ہلانا پانی پہچانے کے لئے فرض ہے لیکن اگر ڈھیلی انگوٹھی ہاتھ میں ہو تب بھی اس کو ہلانا مستحب ہے۔ (۹) کلی اور ناک میں پانی ڈالنا داہنے ہاتھ سے اور ناک صاف کرنا بائیں ہاتھ سے چاہیئے۔ (۱۰) وقت نماز شروع ہونے سے پہلے وضو کر لینا (۱۱) وضو کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے (۱۲) وضو کے بچے ہوئے پانی سے ایک دو گھونٹ پی لے (۱۳) پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (۱۴) دھوپ میں تپے ہوئے پانی سے وضو نہ کرے (۱۵) اپنے لئے کوئی برتن وضو کا خاص نہ کرے۔ (۱۶) چہرہ پر پانی آہستہ ڈالے زور سے نہ مارے (۱۷) وضو کے بعد اگر رومال سے اعضاء کو پونچھے تو اس میں مبالغہ نہ کرے بلکہ کچھ تری رہنے دے۔ (۱۸) وضو کے لئے برتن مٹی کا استعمال کرے۔ (۱۹) وضو میں نہ ضرورت سے زیادہ پانی بہائے اور نہ بہت کمی کرے (۲۰) بعد وضو کے تین مرتبہ سورہ قدر (انا انزلنا) کہ اس کا بڑا ثواب ہے (مراقی الفلاح ملخصًا)

تنبیہ جو شخص وضو میں ان فرائض اور سنن اور آداب کی پوری رعایت کرے انشاءاللہ

بقیہ صفحہ گذشتہ۔ سر کے مسح کے وقت اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ کانوں کے مسح کے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ گردن کا مسح کرتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ داہنا پاؤں دھوتے ہوئے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ بایاں پاؤں دھوتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ کذا ذکرہ الطحاوی ۱۲ محمد شفیع عفی عنہ

تعالیٰ وہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا جو اوپر حدیث میں آئی ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

غور کا مقام ہے کہ اتنے ذرا سے عمل پر کس قدر رحمت اللہ تعالیٰ کی متوجہ ہوتی ہے مگر افسوس ہم اس میں بھی غفلت برتتے ہیں۔

دوسری خصلت اذان کے جواب میں ایک دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے ہوئے سنا اور اس کے جواب میں یہ دعا پڑھی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائینگے۔ دعا یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا۔ اخرجہ ابوعوانۃ فی صحیحہ وکذا اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک ولیس عندہم لفظ ما تاخر۔ ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کہے۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَبِيًّا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور بیہقی نے دعوات میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موذن کو اذان دیتے ہوئے سنا اور اس نے یہ دعا پڑھ لی تو اس کے لئے عرش سے پروانہ اترتا ہے جس میں دوزخ سے امان لکھا جاتا ہے وہ دعا یہ ہے۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً اَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ
اُكْتُبْ شَهَادَتِيْ هٰذِهٖ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَشْهِدْ عَلَيْهَا مَلَائِكَتَكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَائَكَ
الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَاخْتِمْ عَلَيْهَا بِآمِيْنَ وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا
تُوَفِّيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

تیسری خصلت مقتدی کا امام کیساتھ آمین کہنا

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب (نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ تو جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے جائیں گے۔
اس روایت کو ابن وہب نے اپنی مصنف میں اور جرجانی نے اپنی امالی میں بطریق سعید ابن مسیب والو سلمہ بن عبدالرحمان روایت کیا ہے۔
اور حضرت امام مالک نے موطا میں اور امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے مگر ان کی روایت میں لفظ ما تاخر (پچھلے گناہوں) کا ذکر نہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ما تاخر کی زیادتی کو زیادت شاذہ فرمایا ہے (شفاء الاسقام) حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ موافق پڑیگی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں۔ اور موافق پڑنے کا مطلب صحیح اور مختار قول کے موافق یہ ہے کہ زمانہ میں موافقت ہو جائے کہ جس وقت ملائکہ کی زبان

سے آمین نکلے اسی وقت اس کی زبان سے بھی نکلے۔ اور ابن حبان وغیرہ نے فرمایا ہے کہ موافقت سے مراد یہ ہے کہ اخلاص اور خشوع میں بھی ملائکہ کے ساتھ موافقت ہو۔ یعنی جس طرح وہ اخلاص و خشوع کے ساتھ آمین کہتے ہیں یہ بھی اخلاص و خشوع کی ساتھ کہے۔

تنبیہ کتنا مختصر عمل اور کتنا بڑا اجر عظیم ہے ذرا سی فکر ہو تو آمین ملائکہ کے ساتھ زمانہ میں موافقت کیا مشکل ہے بلکہ اتنی تھوڑی سی دیر کے لئے تو اخلاص و خشوع میں موافقت ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی رعایت کی توفیق عطا فرمائیں۔

چوتھی خصلت نماز ضحیٰ

آفتاب بلند ہونے کے بعد سے نصف النہار تک جو نماز پڑھی جائے اس کو نماز ضحیٰ کہتے ہیں حدیث میں اس پورے وقت کی نوافل کو صلوٰۃ ضحیٰ ہی کہا گیا ہے۔ مگر عرف عام میں جو نماز آفتاب بلند ہونے کے بعد متصل پڑھی جائے اس کو اشراق اور جو اس کے بعد دھوپ پوری طرح پھیل جانے کے بعد پڑھی جائے اس کو چاشت یا ضحیٰ کہا جاتا ہے اور احادیث معتبرہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں وقتوں میں نماز پڑھنا ثابت ہے (حاشیہ امداد السلوک) پس معلوم ہوا کہ جو فضیلت نماز ضحیٰ کی احادیث میں مذکور ہے وہ نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کو شامل ہے ان میں سے جو بھی ادا کر لی جاوے اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔ اور دونوں کو جمع کرے تو سبحان اللہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت فرماتے ہیں کہ جو شخص ضحیٰ کی دو رکعتوں پہ مداومت کرے اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی طرح بیشمار وکثیر ہوں۔

اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ وابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ نیز ابویعلی کی روایت میں ہے کہ اس شخص کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسا ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے نیز ابوداؤد ومسند احمد اور بیہقی میں بھی اس مضمون کی حدیث بایں الفاظ وارد ہے کہ جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ (آفتاب بلند ہونے کے بعد) دو رکعت نماز ضحیٰ کی پڑھ کر اُٹھے اور اس درمیان میں کوئی دنیا کی بات نہ کرے تو اس کی خطائیں معاف کر دی جاویں گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ اور ابویعلی اور اوسط طبرانی نے اس مضمون کی حدیث حضرت عائشہؓ سے نقل کی ہے جس میں چار رکعت ضحیٰ کا ذکر ہے (اشفاء الاسقام) اور بعض روایات میں تعداد رکعات چھ بعض میں آٹھ بھی مذکور ہیں (حاشیہ امداد)

پانچویں خصلت صَلوٰۃ التسبیح[1]

حدیث۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے عم بزرگوار) عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے عباس اے

---

[1] صلوٰۃ التسبیح کا بیان اس جگہ بحمداللہ مفصل آگیا اور اس کے متعلق مسائل بھی جمع ہو گئے اور ایک مستقل رسالہ کی صورت ہو گئی اس لئے اگر اس کو علیحدہ طبع کرانا چاہیں تو اس کا نام صلوٰۃ التسبیح رکھیں اور شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ۔

اے میرے چچا میں آپ کو ایک بڑا عطیہ دیتا ہوں ایک کام کی چیز بتلاتا ہوں کہ جب آپ یہ کام کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے[۱] اور پچھلے[۲] گناہ پرانے[۳] اور نئے[۴] جو بلا ارادہ[۵] خطا سرزد ہوئے یا قصداً[۶] صادر ہوئے اور چھوٹے[۷] اور بڑے[۸] اور خفیہ[۹] اور علانیہ[۱۰] سب ہی گناہ بخشدیں اور وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعات نماز پڑھیں جن میں (حسب دستور) فاتحہ کے بعد کوئی سورت قرآن پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر رکوع میں جائیں (تسبیح رکوع کے بعد) پھر وہی کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں (قومہ میں) پھر دس مرتبہ وہی کلمات پڑھیں پھر سجدہ میں جائیں تو (تسبیح سجدہ کے بعد) وہی کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھائیں تو (جلسہ میں) پھر دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر (بیٹھ جائیں اور) دس مرتبہ پڑھیں یہ (ایک رکعت میں) پچھتر تسبیح ہوئی پھر اسی طرح چاروں رکعتوں میں (پچھتر پچھتر مرتبہ) یہ تسبیح پڑھیں (اس طرح کل تسبیحات تین سو ہوجائیں گی اسی کا نام صلوٰۃ التسبیح ہے)

اس حدیث کو امام بخاری نے جزء القرأت میں اور ابوداؤد ابن ماجہ نے سنن میں۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں۔ بیہقی نے دعوات کبیر میں طبرانی نے کبیر و اوسط میں اور دار قطنی ابن راھویہ ابن ابی الدنیا ابن شاہین وغیرہم ائمہ حدیث نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور بعض نے حسن بھی فرمایا ہے اور اس کو ضعیف

---

[۱] یہ گناہوں کی دس قسمیں حدیث میں بیان فرمائی ہیں بعض روایات میں جو انا الا واللعن بلکہ عشر خصال وارد ہوا ہے غالباً اس سے ان ہی دس اقسام ذنوب کیطرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

کہنا جیسا کہ شرح مہذب اور اذکار نودی میں مذکور ہے یا موضوع قرار دینا جیسا کہ ابن جوزی وابن تیمیہ وابن عبدالہادی نے کہا ہے باتفاقِ ائمہ قولِ مردود ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان لوگوں کے قول کو غلط قرار دیا ہے۔ اور علامہ سیوطی نے لآلی مصنوعہ میں ابن جوزی پر رد کرتے ہوئے فرمایا ہے "میں اللہ کے لیے اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں کہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث صحیح ہے اور دار قطنی نے فرمایا کہ فضائل سور میں سب سے زیادہ صحیح فضیلت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی حدیث ہے اور فضائل صلوٰۃ میں سب سے زیادہ صحیح فضیلت صلوٰۃ التسبیح ہے اور شیخ سراج الدین بلقینی نے تدریب میں فرمایا کہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث صحیح ہے اور اس کے چند طریق ہیں جن میں بعض کی بعض سے تقویت ہوتی ہے۔ اور بیہقیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے اور سلف صالحین برابر یکے بعد دیگرے اس کو پڑھتے چلے آئے ہیں ائمہ تابعین سے ابوالجوزاء روزانہ ظہر کی اذان اور نماز کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔ حدیث صلوٰۃ التسبیح کو علاوہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے دوسرے صحابہ فضلؓ بن عباس اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عبداللہؓ بن عمر اور ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ مرتضی اور جعفرؓ بن ابی طالبؓ اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا ہے (اشفاء الاسقام مع اسماء مخرجین ومثلہ فی خاتمۃ ادعیۃ الحج والعمرہ للعلامۃ قطب الدین الحنفی)

صلوٰۃ التسبیح کی ایک دوسری صورت

صلوٰۃ التسبیح کی جو صورت اوپر مذکور ہوئی قوی اور صحیح احادیث

میں اسی طرح مذکور ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ سے اس کی ایک دوسری صورت منقول ہے وہ یہ کہ اوّل رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ اور قرآت کے بعد دس مرتبہ تسبیح مذکور پڑھیں اور دوسرے سجدہ کے بعد جو دس مرتبہ پڑھنا پہلی صورت میں نقل ہوا ہے وہ نہ پڑھیں اس طرح بھی ہر رکعت میں پچھتّر تسبیح کا عدد پورا ہو جاتا ہے اور پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعت کی طرف کھڑے ہونے سے پہلے جو جلسہ استراحت پہلی صورت میں لازم آتا ہے وہ اس صورت میں نہیں ہے یہ دوسری صورت حضرت عبد اللہ بن جعفر کی حدیث میں بھی وارد ہوئی ہے اور چونکہ جلسۂ استراحت پہلی صورت میں لازم آتا ہے وہ اس صورت میں نہیں ہے یہ دوسری صورت حضرت عبد اللہ بن جعفر کی حدیث میں بھی وارد ہوئی ہے اور چونکہ جلسۂ استراحت عام نمازوں میں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے اس لئے بہت سے علماء حنفیہ اور مالکیہ نے دوسری صورت کو اپنے مذہب کے مطابق پاکر اسی کو ترجیح دی ہے۔ احیاء العلوم اور قوت القلوب میں بھی اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ لیکن حافظ منذری اور ابو عبد اللہ قصار اور بہت سے دوسرے علماء مالکیہ نے فرمایا ہے کہ ایسے فضائل اعمال میں اتباعِ مذہب واحد ضروری نہیں۔ دوسرے مذہب کے موافق بھی عمل کیا جاسکتا ہے خصوصاً جب کہ اصح الروایتین سے اس کی تائید ہو رہی ہے احقر ناکارہ نے اپنے بعض مشائخ حنفیہ سے بھی اس بارہ میں ایسا ہی سُنا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح میں جلسہ استراحت حنفیہ کے یہاں بھی مکروہ نہیں اور علامہ قطب الدین حنفی نے رسالہ ادعیۃ الحج والعمرہ کے خاتمہ میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل بیان لکھا ہے اس

سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے اور حضرت ناصر یہ ہیں ہے کہ مناسب یہ ہے کہ کبھی پہلی صورت سے اور کبھی دوسری صورت سے پڑھ لیا جائے انتہی۔ کیونکہ دونوں صورتیں روایات حدیث اور تعامل سے منقول و ماثور ہیں۔ اس میں زیادہ کاوش و تفتیش اور خلاف و اختلاف فضول ہے۔

مسائل ضروریہ متعلقہ صلوٰۃ التسبیح

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح ایک نفل نماز ہے اس لئے جو احکام شرعیہ عام نوافل کے متعلق وارد ہوئے ہیں وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے جائیں مثلاً۔

(۱) رات کو پڑھیں تو قرأت میں جہر و اخفا دونوں کا اختیار ہے اور دن میں پڑھیں تو اخفا کرنا لازم ہے اور تسبیحات مذکورہ بہرحال آہستہ پڑھنا چاہیئے۔

(۲) یہ نماز اوقاتِ مکروہہ یعنی آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت اور نصف النہار کے وقت نہ پڑھے۔

اسی طرح جن اوقات میں نفل پڑھنا مکروہ ہے مثلاً نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے ان میں بھی صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھیں اور افضل وقت اس نماز کا زوالِ آفتاب کے بعد نمازِ ظہر سے پہلے ہے (لما رواہ ابو داؤد عن ابی الجوزاء)

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بہت سے علمائے سلف جمعہ کے روز زوال کے بعد خطبۂ جمعہ سے پہلے صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے (اشفاء الاسقام)

مسئلہ: عام روایاتِ حدیث میں کلمات تسبیح وہی منقول ہیں جو اوپر

مذکور ہوئے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور حضرت عبداللہ بن جعفر کی روایت میں ان کے بعد وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی وارد ہوا ہے۔ اور اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے مگر فضائل اعمال میں اس پر عمل جائز ہے اسی لئے احیاء العلوم میں اس کی زیادتی کو مستحسن قرار دیا ہے۔

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح میں قرأت فاتحہ کے بعد اختیار ہے جو سورۃ بھی چاہے پڑھے اور بعض روایات میں سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ اور عادیات اور اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور قل ھو اللہ احد منقول ہیں۔ نیز بعض روایات میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ سورہ عصر سورہ کافرون اور اخلاص وارد ہوا ہے۔

مسئلہ:۔ رکوع سجدہ میں پہلے رکوع سجدہ کی تسبیحات معروفہ یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ رکوع میں تین مرتبہ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سجدہ میں میں تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کے کلمات تسبیح دس مرتبہ پڑھیں ترمذی کی روایت میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے اسی طرح منقول ہے (شفاء الاسقام)

مسئلہ:۔ اگر تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کرنے کی ضرورت محسوس کرے تو جائز ہے مگر اس طرح کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین اور قعدہ میں ران پر رہے۔

مسئلہ: ۔ دوسری رکعت میں جب قعدہ اولیٰ میں بیٹھے تو پہلے تسبیحات مذکورہ پڑھے پھر تشہد ادا کرے (شفاء الاسقام)

مسئلہ: ۔ اگر صلوٰۃ التسبیح میں کوئی سہو ہو جاوے جس کے سبب سجدہ

سہو کرنا پڑے تو سہو کے دونوں سجدوں میں تسبیحات مذکور نہ پڑھے۔ ترمذی نے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک سے اس کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سجدہ سہو میں تسبیحات صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھی جاویں کیونکہ اس نماز کی کل تسبیحات تین سو ہیں وہ چاروں رکعات میں پوری ہو چکی۔

مسئلہ ۔صلوٰۃ التسبیح میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے اگر کوئی شخص کسی موقعہ پر یہ تسبیح پڑھنا بالکل بھول جائے یا تعداد میں کمی رہ جائے تو اس کا تدارک کسطرح کیا جائے اس کے متعلق شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ "اگر ایک جگہ میں یہ تسبیح رہ جائے یا سہواً کم پڑھی جائے تو جب یاد آوے اسی رکن میں رہتے ہوئے عدد کی بھی قضا کر لی جائے مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھنا بھول گیا سجدہ میں یاد آیا تو سجدہ میں یہ دس بھی پڑھے۔ اور سجدہ کی بھی اسی طرح بیس تسبیح سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر یاد آیا کہ رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کم پڑھی گئی تو سجدہ میں تیرہ مرتبہ پڑھ کر پوری کرے۔

ملا علی قاریؒ نے یہ حکم حضرت عبداللہ ابن مبارک کی روایت سے اخذ کیا ہے جس میں تسبیحات کی مقررہ تعداد تین سو بتلائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو کی تعداد پوری کرنا صلوٰۃ التسبیح کے لئے ضروری ہے۔

مسئلہ اگر نماز پوری کرنے اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ کچھ تسبیحات کم پڑھی گئیں تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو نہیں آتا کیونکہ سجدہ سہو ترک

لہ شیخ منادی مالکی سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق احکام معلوم نہیں اور ائمہ کے کلام میں کہیں اس کی تفصیل مذکور نہیں۔ اسی لئے شفاء الاسقام میں اس کا حکم حنفیہ کو کتاب شرح مشکوٰۃ سے اخذ کرکے لکھنا پڑا ۱۲

واجب پر مرتب ہوتا ہے یہ تسبیحات واجب نہیں۔ اس صورت میں یہ نماز مطلق نفل ہوگئی صلوٰۃ التسبیح کا ثواب حاصل نہ ہوا (شفاء الاسقام)

مسئلہ ۔ اگر تسبیحاتِ مذکورہ تعداد معینہ سے زیادہ پڑھی گئی تو اگر سہواً ایسا ہوگیا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور ثواب میں بھی کمی نہیں اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو بہت سے علماء کے نزدیک صلوٰۃ التسبیح کا ثوابِ خاص فوت ہوگیا۔ کیونکہ جن اذکار میں سنت سے کوئی خاص عدد منقول ہے جس طرح اُن عدد سے کمی اس کے اثر کو ضائع کردیتی ہے اسی طرح زیادتی سے بھی وہ اثر خاص ضائع ہوجاتا ہے،

اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنے شیخ ابوالفضل کی شرح ترمذی سے نقل کیا ہے کہ اس زیادتی سے صلوٰۃ التسبیح کا ثواب اور اثر فوت نہیں ہوتا۔ مگر اس کے ثواب میں اس زیادتی سے کوئی زیادتی بھی نہیں ہوتی (شفاء الاسقام)

مسئلہ ۔ صلوٰۃ التسبیح کی آخر رکعت میں تشہد اور درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے جسکو حلیہ میں ابونعیم نے اور اوسط میں طبرانی نے بروایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نقل کیا ہے وہ دعا یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِىْ بِهَا عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ

وَحَتّٰی اَنَا مُحِکُکَ بِالتَّوْبَۃِ نَوْفَامِنْکَ وَحَتّٰی اَخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ :-

مختصر صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو وہی ہے جس کی صورت اوپر لکھی گئی اور فضائل مذکورہ بھی اسی کے لئے منقول ہیں۔ مگر بعض روایات حدیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے۔ جو مقاصد دینیہ اور دنیویہ پورے ہونے کے لئے مجرب ہے اس کو بھی مشائخ نے صلوٰۃ التسبیح صغریٰ کے نام سے موسوم کیا ہے صورت اس کی یہ ہے :-

امام احمدؒ نے مسند میں اور ترمذی نے باب ماجآئی صلوٰۃ التسبیح میں اور نسائیؒ نے سنن میں۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھلائے جن کو وہ نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہو وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ۔

فائدہ :- مناوی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اسناد اسکی حسن یا صحیح ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ فوائد و آثار جب مرتب ہوں گے کہ ان کلمات کے معنی کا بھی دل میں استحضار ہو محض زبان کی حرکت نہ ہو واللہ اعلم

ف :- اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں جو دس مرتبہ کلمات مذکورہ پڑھنا

منقول ہے اس کا کوئی خاص محل نہ روایتِ حدیث میں متعین کیا گیا اور نہ علماء مشائخ میں سے کسی کی نقل اس کے متعلق دیکھی۔ اس لئے ظاہر یہ ہے کہ مصلی کو اختیار ہے جس رکن میں چاہے پڑھے یا آخر میں تشہد کے بعد پڑھ لے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

چھٹی خصلت رمضان کے روزے

حدیث :- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت فرمایا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب (اور غنیمت) سمجھ کر اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاویں گے۔

اس روایت کو جامع صغیر میں بحوالہ تاریخ خطیب بھی نقل کیا ہے نیز یہ روایت حدیث کی کتب ستہ مشہورہ میں بھی موجود ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ان میں لفظ مَا تَاَخَّرَ یعنی پچھلے گناہوں کا ذکر نہیں۔

اور ثواب سمجھ کر روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کو بھاری اور مصیبت نہ سمجھے کہ مجبوری کے درجے میں رکھے بلکہ اس کے ثوابِ عظیم کو سامنے رکھ کر موقع کو غنیمت سمجھے اور خوش دلی و مستعدی سے روزے رکھے (شفاء الاسقام)

ساتویں خصلت قیامِ رمضان (تراویح)

حدیث :- امام احمدؒ نے اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت

کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (نماز کے لئے) کھڑا ہوا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے جائیں گے۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں بھی موجود ہے مگر اس میں لفظ (ما تاخر) یعنی پچھلے گناہوں کا ذکر نہیں۔

رمضان کی راتوں میں نماز کے لئے کھڑا ہونا عام ہے نماز تراویح اور تہجد و نوافل سب کو شامل ہے (شفاء)

آٹھویں خصلت قیامِ شب قدر

حدیث :۔ امام نسائیؒ نے سنن کبریٰ میں اور قاسم ابن اصبغ نے اپنے مصنف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب سمجھ کر (نماز کیلئے) قیام کیا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یہ حدیث بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے مگر اس میں لفظ (ما تاخر) نہیں ہے نسائیؒ اور امام احمد کی روایت میں یہ زیادتی بھی سند صحیح و حسن کے ساتھ موجود ہے حافظ ابن حجر نے نسائیؒ کی سند کو صحیح علی شرط البخاری قرار دیا ہے۔

نویں خصلت یومِ عرفہ کا روزہ

حدیث :۔ امام مسلم اور نسائیؒ، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ (یہ روزہ) ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ نے بھی مضمون حضرت قتادہ ابن نعمان سے بھی روایت کیا ہے۔

دسویں خصلت بیت المقدس سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا

حدیث ۔ ابو داؤد نے سنن میں اور بیہقی نے شعب میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے باندھ کر (مکہ مکرمہ) میں حاضر ہوا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشد یئے جاویں گے اور اس کے لیے جنت واجب ہو گی۔

یہ روایت متعدد طرق اور مختلف الفاظ سے نقل ہوئی ہے بعض میں حج یا عمرہ کے الفاظ ہیں بعض میں حج اور عمرہ مذکور ہے۔ بعض میں صرف عمرہ کا ذکر ہے۔ ابن ماجہ میں سند صحیح کے ساتھ یہ الفاظ مذکور ہیں "جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بخاری نے تاریخ کبیر میں بھی یہی الفاظ متعدد اسانید کے ساتھ روایت کئے ہیں (شفاء الاسقام)

گیارھویں خصلت حج کرنا ۔

حدیث :۔ امام بخاری و مسلم وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے حج کیا اور

زمانِ حج میں) فحش اور فسق سے بچا رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور احمد بن منیع اور ابو یعلیٰ کی مسند میں بروایت حضرت جابر بن عبداللہ یہ حدیث مذکور ہے کہ جس شخص نے اپنا حج پورا کیا اور مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے کوئی ایذا نہ پہنچائی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اس کی سند میں موسیٰ بن عبید راوی ضعیف ہے (مگر ایسا ضعف فضائل اعمال میں مضر نہیں (محمد شفیع)

فائدہ :- اس بارہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ حج سے ہر قسم کے کبیرہ وصغیرہ سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے یا صرف صغائر کا۔ نیز یہ کہ حقوق العباد کے گناہ بھی حج سے معاف ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ محققین کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ صغائر و کبائر سب کا کفارہ ہو جاتا ہے اور حقوق العباد کے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر حقوق ساقط نہیں ہوتے۔ مثلاً ایک شخص نے چوری یا غصب یا رشوت یا سود کے ذریعہ کسی کا مال لے لیا تو اس مال کی واپسی اس کے ذمہ بہر حال واجب رہے گی۔ البتہ حج کرنے سے چوری کرنے کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ جیسے حقوق اللہ کا بھی یہی حال ہے کہ اگر کسی شخص نے نماز نہیں پڑھی یا روزے نہیں رکھے تو نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے سے جو گناہ اس پر عائد ہوا تھا وہ گناہ حج کرنے سے معاف ہو جائے گا مگر نماز اور روزہ کی قضاء بہر حال اس کے ذمہ واجب رہے گی۔

الغرض احکام دنیویہ میں جو تدارک اس کے ذمہ عائد کیا گیا ہے وہ بہر حال کرنا پڑے گا خواہ حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے اس کے تدارک

میں پھر کوتاہی کرے گا تو از سرِ نو گناہ گار ہو جائے گا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (شفاء الاسقام)

بارہویں خصلت مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھنا۔

حدیث :۔ قاضی عیاض نے شفاء میں او حافظ ابن حجرؒ نے خصال میں حسن بصریؒ سے یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدیئے جائیں گے اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں بحوالہ دیلمی و ابن نجار حدیث کے یہ الفاظ روایت کئے کئے ہیں ور جس شخص نے بیت اللہ کا طواف سات مرتبہ کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھی اور زمزم کا پانی پیا اس کے سب گناہ بخشدیئے گئے خواہ وہ کتنے ہی ہوں۔

اس حدیث میں اگرچہ حضرات محدثین نے کلام کیا ہے لیکن ساقط الاعتبار نہیں زیادہ سے زیادہ ضعیف کہا جا سکتا ہے سو ضعیف روایت فضائل اعمال کے باب میں مقبول ہے۔ خصوصاً جبکہ تعدد طرق و اسانید اور دوسری احادیث سے اس کی تائید بھی ہو رہی ہے۔

تیرھویں خصلت۔ وقوف عرفہ و مزدلفہ

حدیث :۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے سنن میں اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں حضرت عباس ابن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی تو

حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا ہم نے سب کو بخش دیا مگر ظالم۔ ہم مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار اگر آپ چاہیں تو یہ بھی کر سکتے ہیں کہ مظلوم کو جنت سے بدلہ دیدیں اور ظالم کو معاف فرمادیں مگر یہ دعا اس وقت قبول نہ ہوئی پھر جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو پھر وہی دعا مانگی اس وقت یہ دعا بھی قبول ہو گئی (اس کی خوشی) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آگئی۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت ہنسنے کا کیا سبب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خنداں رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کے دشمن ابلیس نے جب یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی اور میری امت کی مغفرت فرمادی۔ تو دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور واویلا کرنے لگا۔ اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔

ف[1] :- اس حدیث کی سند میں اگرچہ بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر محققین کے نزدیک اس کا درجہ حسن سے کم نہیں اور اسی مضمون کی احادیث حضرت انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو عبادہ ابن الصامت اور ابوہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہیں۔ ان میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کو مبارک نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں قیام فرمایا جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ذرا لوگوں کو خاموش کریں۔ (تاکہ کچھ ارشاد فرمائیں) جب لوگ خاموش ہو گئے آپ نے فرمایا اے لوگو ابھی

وقت میرے پاس جبرئیل امین آئے اور میرے پروردگار کی طرف سے مجھے سلام پہنچایا اور خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل عرفات اور اہل مزدلفہ کی مغفرت فرما دی اور جو مظالم انہوں نے دوسروں پر کئے ان کا بدلہ بھی اپنے ذمے لیا۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ ہمارے لئے مخصوص ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے لئے بھی اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والوں کے لئے بھی۔

منذری نے ترغیب و ترہیب میں اس روایت کو نقل فرمایا ہے۔

ف (۲):۔ اس حدیث میں امت کے لئے دعاء مغفرت اور اس کی مقبولیت ممکن ہے کہ صرف ان لوگوں سے متعلق ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عرفہ اور مزدلفہ کے وقوف میں شریک تھے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ قیامت تک تمام ان مسلمانوں کے لئے ہو جو عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلقاً پوری امت مراد ہو خواہ وقوف عرفہ اور مزدلفہ سے مشرف ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن حضرت انسؓ کی حدیث مذکور سے احتمالِ ثانی یعنی ہر سال وقوف عرفہ و مزدلفہ میں شریک ہونے والے مسلمانوں کا مراد ہونا متعین ہوتا ہے۔

چودھویں خصلت سورۂ حشر کی تلاوت

حدیث:۔ ثعلبی اور ابن مردویہ نے اپنی اپنی تفسیروں میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھیں اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے

گئے۔ اس حدیث کی سند میں بھی محدثین نے کلام کیا ہے۔ مگر زائد سے زائد ضعیف السند ہے اور فضائل اعمال میں ایسی روایات معتبر ہیں۔ واللہ اعلم۔

پندرہویں خصلت اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دلانا

حدیث :۔ طبرانی نے حضرت انس رضؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن مجید پڑھایا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے حفظ کرایا تو جب کبھی بیٹا ایک آیت قرآن کی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا درجہ (جنت میں) بلند فرمادیں گے یہاں تک کہ جتنا قرآن اس نے یاد کیا ہے اسی طرح اس کی ہر ہر آیت پر ایک ایک درجہ بلند ہوتا رہے گا۔

سولہویں خصلت سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر پڑھنا

حدیث :۔ امام احمد نے مسند میں اور نسائی میں ابن ماجہ نے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے حضرت ام ہانی رضؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں امام احمدؒ کے الفاظ یہ ہیں۔

"حضرت ام ہانی رضؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بوڑھی اور ضعیف ہوگئی مجھے کوئی ایسا عمل تبلا دیجیئے جس کو میں بیٹھے بیٹھے کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کا ثواب اتنا بڑا ہے جیسے بنی اسماعیل

میں کے سَو غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو۔ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھا کرو اس کا ثواب اتنا بڑا ہے جیسے تم نے سَو گھوڑے زین کسے ہوئے لگام لگائے ہوئے (مطیاں) اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے وقف کئے ہوں۔ اور سَو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کرو اس کا ثواب اتنا بڑا ہے جیسے تم نے سَو اونٹ قلاوہ ڈالے ہوئے قربان کئے ہوں۔ اور سَو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا کرو کہ اس کا ثواب آسمان وزمین کی فضاء کو بھر دے گا اور اس دن کسی کا عمل اس سے افضل خدا کی بارگاہ میں نہ جائے گا بجز اس کے وہ بھی یہی عمل اختیار کرے"

تیسیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ "یہ عمل کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے گا" اور ابوالشیخ اصفہانی کی روایت میں ہے کہ "اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے" ان آخری روایتوں کی سند اگرچہ ضعیف ہیں مگر ساقط الاعتبار نہیں۔

سترہویں خصلت مسلمانوں کی حاجت روائی

حدیث :- ابو احمد ناصح نے اپنے فوائد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"جو شخص اپنے کسی بھائی مسلمان کی حاجت پوری کرنے میں سعی کرے خواہ وہ سعی کامیاب ہو یا ناکام رہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیں گے اس کو دو پروانے ایک جہنم کی آگ سے اور نفاق سے

براءت کے لکھدیئے جائیں گے۔"

حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں سوائے احمد بن بکر کے اس کو ابن عدی نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے مگر یہ کہا کہ اس سے کبھی کبھی روایت میں خطا ہو جاتی ہے۔

اٹھارہویں خصلت راستہ سے کانٹے وغیرہ ہٹانا

حدیث :۔ ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیئے گناہ اس شخص کے جس نے مسلمانوں کے راستہ سے کانٹوں کا جھاڑ ہٹا دیا اگلے اور پچھلے سب گناہ۔

حافظ عبد العظیم منذری نے بھی اس حدیث کو اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے اور اصل اس حدیث کی صحیحین اور تمام کتب حدیث میں موجود ہے۔ مگر اس میں اگلے اور پچھلے گناہوں کی تصریح نہیں مطلقاً مغفرت کا ذکر ہے۔

انیسویں خصلت سفر میں بیماری

حدیث :۔ دیلمی نے مختصر الفردوس میں اور سخاوی نے مقاصد حسنہ میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " مسافر جب بیمار پڑتا ہے اور اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے نظر ڈالتا ہے اور اس کو کوئی اپنا جاننے پہچاننے والا نظر نہیں پڑتا تو اللہ تعالیٰ

اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور کنز العمال میں یہ الفاظ ہیں کہ "مسافر کی موت شہادت ہے جب سفر میں کوئی مسلمان قریب الموت ہوتا ہے اور اپنے دائیں بائیں نظر ڈالتا ہے تو کسی اپنے خویش و عزیز کو نہیں پاتا اور اپنے اہل و عیال کو یاد کر کے ٹھنڈی سانس بھرتا ہے تو ہر سانس پر اللہ تعالیٰ اس کے دو کروڑ گناہ معاف کر دیتے ہیں اور دو کروڑ حسنات لکھی جاتی ہیں اور جب اس کی روح نکل جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں اور رافعی نے بھی بروایت وہب بن منبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے نقل کی ہے۔

بیسویں خصلت مسلمانوں کا اخلاص کے ساتھ باہمی مصافحہ

حدیث :- حسن بن سفیانؒ اور ابو یعلیٰؒ نے اپنی اپنی مسندوں میں اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دو اللہ کے بندے جو آپس میں محض اللہ کے واسطے محبت رکھتے ہوں وہ جب آپس میں مصافحہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاویں گے۔

یہ حدیث اذکار ابن حجر اور منذری کے رسالہ میں بھی موجود ہے۔

اور اصل اس حدیث کی مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ مختار مقدسی میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تنبیہ:۔ سبحان اللہ اس مختصر سے عمل کا کتنا بڑا ثواب ہے مگر ضرورت اس کی ہے کہ محض رسم کے طور پر ہاتھ پر ہاتھ رکھنا نہ ہو بلکہ اس ثواب کا اعتقاد کر کے سنت کے مطابق مصافحہ کرے۔

مصافحہ کے وقت بعض روایات میں یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ پڑھنا اور بعض میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً پڑھنا ماثور ہے اور اس کے بعد درود شریف۔

اکیسویں (۲۱) خصلت کھانے اور پہننے کے بعد ایک دعا

حدیث:۔ ابو داؤد نے کتاب اللباس میں سہل بن معاذ بن انس رضؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے کھانا کھایا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے، اسی طرح جس شخص نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ اسناد اس حدیث کی حسن ہے یہ روایت اذکار ابن حجر اور اذکار نووی میں بھی بحوالہ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ تھوڑے سے اختلافِ الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

ف:- کپڑا پہننے کے وقت اس دعا کا پڑھنا اور اس کا ثواب عام روایات میں مطلقاً کپڑا پہننے پر مذکور ہے مگر ابن سنی نے جو حدیث حضرت انس رضؓ سے روایت فرمائی اس میں ثوباً جدیداً یعنی نئے کپڑے کی تخصیص موجود ہے لیکن عام روایاتِ حدیث کے اطلاق و عموم کی بنا پر ہر مرتبہ کپڑا پہننے کے ساتھ یہ دعا پڑھ لی جاوے تو زیادہ بہتر ہے اور نیا کپڑا پہننے کے وقت تو خاص طور سے اہتمام کیا جاوے۔

بائیسویں خصلت، نابینا کی امداد

حدیث:- جامع صغیر میں بحوالہ ابویعلی وطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اور بحوالہ کامل بن عدی حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور جابرؓ سے اور بحوالہ شعب بیہقی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی نابینا کو چالیس قدم تک اس کا ہاتھ پکڑ کر پہنچا دیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے سب سابقہ گناہ معاف ہو گئے۔

اس روایت میں اگرچہ محدثین نے کلام کیا ہے۔ بعض نے ضعیف اور بعض نے ناقابلِ اعتبار کہا ہے۔ لیکن مناوی نے جامع صغیر کی شرح میں فرمایا کہ تعدد اسانید سے اس کی تقویت ہو گئی۔ اھ۔ علاوہ ازیں زیادہ سے زیادہ روایت کو ضعیف کہا جا سکتا ہے مگر وہ فضائل اعمال میں مقبول ہے۔ واللہ اعلم۔

تئیسویں خصلت نوّے سال کی عمر کو پہنچنا

حدیث - بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے جنون اور جذام اور برص کو دفع کر دیتا ہے پھر جب پچاس سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب نرم فرما دیں گے پھر جب ساٹھ سال کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو انابت (یعنی اپنی طرف رجوع) عطا فرما دیتے ہیں۔ جب ستّر سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں اور آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جب اسّی سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حسنات کو قبول فرما لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی سیئات کو معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر جب نوّے سال کو پہنچتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتے ہیں۔ اور اس کا نام خدائی قیدی ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اہل کے بارہ میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

فائدہ (۱) یہ آخری خصلت اگرچہ کوئی فعل اختیاری نہیں تاہم چونکہ اس میں بھی وعدہ مغفرت ذنوب کا ہے اس لئے یہاں درج کی گئی۔

فائدہ (۲) یہاں تک جو خصائل ذکر کی گئی اکثر وہ ہیں جن میں اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کا وعدہ ہے یہ خصائل بہت ہے علماء نے مختلف رسالوں میں تحریر فرمائی ہیں اور مختلف اعداد لکھے ہیں کسی نے کم کسی نے زیادہ احقر نے زیادہ تر رسالہ شِفَاءُ الْاَسْقَامِ بِمَا یُکَفِّرُ مَا تَقَدَّمَ

وَمَا تَأَخَّرَ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْآثَامِ ۔ سے لیا ہے اس میں کل تعداد ان خصائل کی چونتیس مذکور ہے لیکن ان میں سے گیارہ وہ ہیں جن کے متعلقہ روایات کو خود انہوں نے سخت مجروح ناقابل اعتبار قرار دیا ہے اس لیئے احقر نے ان کو ترک کر دینا مناسب سمجھا اور اب کل تعداد تیئیس رہ گئی ۔

خاتمہ در فدیہ نارِ جہنم

یعنی وہ اعمال جن کے متعلق روایات حدیث یا مشائخ سلف کے کشف تجربہ سے ثابت ہے کہ جو شخص یہ عمل کرے یا جس کے لئے کیا جائے اس کے واسطے وہ جہنم کی آگ سے فدیہ بنجائے گا۔ ان میں اکثر اعمال کے متعلق روایات حدیث بھی ذکر کی گئی ہیں مگر ان میں سے بعض موضوع ناقابل اعتبار ہیں اور بعض شدید الضعف اور بعض ضعیف لیکن مشائخ ارباب کشف و ولایت نے ان اعمال کو نہایت مجرّب و صحیح بتایا اور اپنے دوستوں کو اس کی تاکید فرمائی کہ اپنے لئے اور اپنے مرنے والے اعزا و اقربا کیلئے ان کو پڑھا کریں اور صلحاء امت نے ان کو اختیار کیا ہے اس لئے بحیثیت حدیث ہونے کے نہ سہی ان مشائخ کرام کا معمول و مجرّب ہونے کی حیثیت سے ان اعمال و وظائف کو بھی غنیمت کبریٰ سمجھنا چاہیئے مختصراً ان کا بیان یہ ہے۔

اوّل۔ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ ستر ہزار مرتبہ پڑھنا۔ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں اور ایک ہی مجلس میں ہو اور مختلف ایام اور مختلف مجالس میں پڑھ لینا بھی اس مقصد کے لئے کافی ہے اس کی ساتھ ہر سو مرتبہ کے بعد محمد رسول اللہ اور شروع میں اس کے ساتھ دو چار مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملا لیا جاوے یہ وظیفہ جو شخص پڑھے یا جس شخص کے لئے پڑھوایا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ عذاب آخرت سے نجات پاویگا (شفاء الاسقام)۔

دوم:- ایک ہزار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہ اور اس کے لیے بہتر وقت صبح کا ہے (اشتہار)

سوم:- سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھنا اور ہر مرتبہ یا کم از کم شروع میں اس کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ پڑھنا (شفار الاسقام)

چہارم:- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ چار مرتبہ پڑھنا (شفار الاسقام)

پنجم:- چار مرتبہ صبح یا شام کو یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ۔

اس دعا کے ذریعہ نار جہنم ہونے کے متعلق روایت حدیث کی بخیتہ ہے ابوداؤد نے سند جید کے ساتھ روایت کی ہے۔

ششم۔ ایک ہزار مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا درود شریف کے الفاظ حدیث میں متعدد و مختلف وارد ہوئے ہیں ان میں سے جس کو بھی اختیار کرے کافی ہے اور سب سے افضل وہ الفاظ درود ہیں جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں۔

ہفتم:- بارہ ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ پڑھنا۔ اس

لہ میرے عزیز محترم مولوی سید حسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند نے اپنے رسالہ ہبۃ النسیم علیٰ نفحات الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ میں یہ تمام الفاظ مع فضائل واحکام درود شریف نہایت عمدہ ترتیب سے جمع کر دیئے ہیں اس رسالہ کا مطالعہ نہایت مفید ہے، نیز احکام و مسائل متعلقہ درود شریف کے متعلق احقر کا بھی ایک مستقل رسالہ ہے جو ہنوز طبع نہیں ہوا ۔١٢ محمد شفیع ۔

وظیفہ کا خاصہ یہ بھی ہے کہ اس کے بعد جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔
ہشتم:۔ صبح کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا۔
نہم:۔ سولہ ہزار چھ سو اکتالیس مرتبہ یَا لَطِیْفُ پڑھنا۔ یہ وظیفہ بھی فدیہ عذاب جہنم ہونے کے علاوہ اور بھی بہت سے مقاصد دینی و دنیوی کے مفید و مجرب ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

فائدہ مہمہ در اعمال مجربہ برائے دفع بلاء و مصائب۔

آج کل چونکہ مسلمان عام طور پر حوادث و مصائب کے طوفان سے گذر رہے ہیں ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس جگہ بعض وہ اعمال بھی لکھدیئے جائیں جو تجربہ سے ایسی بلاؤں کے دفع کرنے اور مسلمان کا قلب مضبوط کرنے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے علماء و مشائخ کے مجرب معمولات ہیں اول سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کسی نماز کے بعد اکتالیس [41] مرتبہ پڑھنا دوم بعد نماز صبح و مغرب سات مرتبہ یہ دعا پڑھنا حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ سوم۔ ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگنا۔ چہارم کتاب حصن حصین مصنفہ امام جزری ختم کرکے دعا مانگنا۔ پنجم صحیح بخاری ختم کرکے دعا مانگنا ششم اسماء بدریین پڑھ کر دعا مانگنا ہفتم حزب البحر روزانہ پڑھنا۔ نیز ان حالات میں

کثرت استغفار اور صدقہ وخیرات بہت زیادہ نافع ومجرب ہے۔ حق تعالیٰ ہمارے گناہوں سے درگذر اور ہمارے اعمال کی اصلاح فرماویں۔ آمین۔ اور ہر جگہ مسلمانوں کو امن وعافیت اور عزت وقوت وثبات قدم عطا فرماویں۔ واللہ حسبی ونعم الوکیل وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ الحمد للہ علی احسانہ رسالہ نافع نجات المسلمین ضمیمہ حیات المسلمین آج ۲ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ شب پنجشنبہ میں بمقام سہارنپور تمام ہوا۔

والحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات

بندہ محمد شفیع دیوبندی
عفا اللہ عنہ وغفرلہ ولوالدیہ

کتبہ۔ محمد منیر تبسم خوشنویس